بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذہب کی تبدیلی

شامی مہاجرین کا تشویشناک طرز عمل ...... لمحہ فکریہ

رئیس التحریر کے قلم سے

شام میں خانہ جنگی کے نتیجہ میں جو تباہی اور بربادی ہوئی اس پر انسانیت شرما گئی۔ بشارالاسد اور ایرانی گماشتوں نے قتل و غارت اور عصمت دری کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو بے رحمی اور بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا گیا' اربوں کی املاک تباہ و برباد کر دی گئیں تمام تاریخی مقامات کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ مدتوں حلب' حمص' حماۃ ادلب اپنی خانہ بربادی پر نوحہ پڑھے گا اس لوٹ مار اور قتل و غارت کے نتیجہ میں 15 لاکھ بے گناہ شامی مسلمان تہ تیغ کر دیئے گئے اور لاکھوں ہجرت کر کے مختلف علاقوں کو سدھار گئے۔

شامی مہاجرین کی بہت بڑی تعداد یورپ جا نکلی دربدر ہونے والے یہ شامی عیسائیوں کے رحم و کرم پر ہیں ان کی بے بسی مجبوری اور مہاجرت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عیسائی خیراتی تنظیموں نے انہیں مذہب کی تبدیلی کا راستہ دیکھایا اور اس کے بدلے دنیاوی مفادات کا لالچ دیا جس کے نتیجہ میں اب تک سینکڑوں مسلمانوں کو بتسمہ دیا جا چکا ہے (بتسمہ ایک خاص قسم کا غسل ہے جو کسی کو عیسائیت کے قبول کرتے وقت دیا جاتا ہے) ایک رپورٹ کے مطابق مذہب کی تبدیلی کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اس میں (ہر عمر کے لوگ مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں پوری صراحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح شامی مہاجرین پر عیسائی مشینری نے یلغار کر رکھی ہے بے گھر ہونے والے ان شامیوں میں خوف پیدا کر کے نجات کا یہ راستہ دیکھایا جاتا ہے یہ بدنصیب اور بدبخت شامی نسل در نسل مسلمان ہیں ان کے آبا و اجداد اسلام کے نامور مفسرین محدثین اور فقہاء رہے ہیں لیکن اب محض چند روزہ زندگی کی آسائشیں حاصل کرنے کے لیے ارتداد کا راستہ اختیار کر لیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

شام کی بربادی اور قتل وغارت پر دل اتنا غم زدہ نہیں ہوا۔ جتنا اس خبر کے ساتھ ہوا۔ آخر اس کا ذمہ دار کون ہے؟

پوری امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا۔

امت نے اپنا کردار ادا نہیں کیا۔ شام میں قتل وغارت اور ہجرت پر مجبور ہونے والوں کے حق میں کسی جگہ سے کوئی موثر آواز بلند نہیں ہوئی کسی نے احتجاج کیا اور نہ ہی اس کی روک تھام کے لیے دباؤ ڈالا۔ مسلمان حکمرانوں نے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا۔ شامی مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا تماشہ دیکھتے رہے۔ غیر مسلم قوتوں نے ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ تباہ کن ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال ہوا۔ مجال ہے کہ کسی مسلم حکمران نے اس پر احتجاج بھی کیا ہو۔ روس درندوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا۔ اور بلا امتیاز آبادیوں سکولوں ہسپتالوں پر اپنے جدید اسلحے کو آزماتا رہا۔ لوٹے پھوٹے شامی سمندر برد ہوئے۔ اور جائے پناہ کے لیے یورپ کے یخ بستہ علاقوں کی طرف نکلے۔ مجال ہے کہ کسی مسلمان ملک نے انہیں اپنے ہاں پناہ دینے کا اعلان کیا ہو۔

رہے وہ خیراتی ادارے جو مختلف حیلوں بہانوں سے کروڑوں روپیہ جمع کرتے ہیں ان کے لیے کوئی سایہ فراہم کیا ہو۔ یہ بے یارومددگار دربدر کی ٹھوکریں کھاتے شام سے نکل گئے۔ کچھ بحر روم کی ظالمانہ موجوں کی نظر ہوئے۔ جو باقی بچے وہ اب عیسائی یلغار کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں کہاں ہیں وہ تنظیمیں اور دینی جماعتیں جن کی غیرت ہمیشہ اپنوں کا قلع قمع کرنے کے لیے بیدار ہوتی ہے۔

اور کہاں ہیں وہ مسلم ذرائع ابلاغ جو انسانی حریت و آزادی کے نام پر تمام حدیں پھلانگ جاتا ہے اور آزادی اور خودمختاری کی آڑ میں اسلامی شعار کا مذاق اڑاتا ہے۔ آج اسے یہ کیوں نظر نہیں آتا۔ کہ کس طرح ان مہاجرین کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان مہاجرین کی حریت اور مذہبی آزادی کے یہ کیوں ترجمان نہ سکے۔

کہاں ہیں وہ علماء اور دینی سکالرز جو فرقہ پرستی میں باہم دست وگریبان ہیں یہ اپنے شامی مسلمان بھائیوں کے خلاف فکری یلغار کا راستہ روکنے کے لیے یکجا کیوں نہیں ہو جاتے۔ ان کے حق میں آواز کیوں نہیں بلند کرتے۔ انہیں دینی تحفظ فراہم کیوں نہیں کرتے۔ مسلمان حکمرانوں

کو مجبور کیوں نہیں کرتے۔ کہاں ہیں قانون کے محافظ وکلاء اور ان کی تنظیمیں یہ عالمی اداروں میں اپنا احتجاج ریکارڈ کیوں نہیں کراتے۔

سچ یہ ہے کہ یہاں مفادات کا کھیل ہے کوئی کسی کا ہمدرد یا خیر خواہ نہیں ہے۔ کسی کو دوسروں کی فکر نہیں۔ نفسا نفسی کے اس عالم میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ شامی بھائیوں کے لیے سوچ بچار کرے اور انہیں مذہب کی تبدیلی سے روک لے۔

اصل ذمہ داری تو مسلمان حکمرانوں کی ہے کہ وہ فوراً اس کا نوٹس لیں اور ان تمام لوگوں کو واپس اپنے ہاں پناہ دیں۔ اور ان کی جائز ضروریات کو پورا کریں ان کی کمزوریوں اور مجبوریوں سے کسی کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ دیں۔ ورنہ یاد رکھیں کل روز قیامت کوئی عذر کام نہ آ سکے گا۔

ہماری شامی مسلمانو سے بھی التماس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں تقوی اختیار کریں۔ محض چند روزہ زندگی اور آسائش کے لیے اسلام جیسی عظیم نعمت سے محروم نہ ہوں اور اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں دوبارہ اسلام میں لوٹ آئیں کیونکہ یہی نجات کا راستہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور دین اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین سورہ آل عمران 85۔

آپ کے آباؤ اجداد دین اسلام کے قد آور علماء مفسرین محدثین اور مہاجرین تھے ان کی بدولت دین اسلام اکناف عالم میں پھیلا۔ حتی کہ یورپ اور ایشیاء کو چک کے لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ ان کی آخرت کو سنوارنے میں کردار ادا کرتے رہے۔ لیکن آج آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ صدیوں پر محیط روشنی حقانیت اور سچائی کو اندھیروں گمراہی اور ضلالت میں تبدیل کر رہے ہو۔ کل اپنے رب کا کیسے سامنا کرو گے؟ یہ دنیا چند روزہ ہے کہ جیسے کیسے گزر جائے گی۔ اور اس ابدی زندگی کی فکر کرو۔ جہاں کچھ کام نہ آئے گا۔ یوم لا ینفع مال ولا بنون الامن اتی بقلب سلیم

اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت نصیب فرمائے اور دین کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔ اور وہ لوگ جو راستے سے بھٹک گئے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆